خلافت لائبریری ربوہ

منگل | 18-نومبر1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 257 | منگل 17 رجب۔ 1418ھ 18 نبوت 1376ہش 18- نومبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی جرمنی انتقال فرماگئے

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی جرمنی 85 سال کی عمر میں 16 اور 17۔ نومبر کی درمیانی شب ہمبرگ کے ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔ وہ دل کے عارضے سے بیمار تھے۔ صحت عرصے سے خراب تھی۔ انہوں نے نہایت نامساعد حالات میں جرمنی میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم کیا۔ ان کا جنازہ ہمبرگ میں ہی ادا کیا جائے گا۔

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب نے 1940ء میں زندگی وقف کی جس کے بعد انہیں جرمنی بطور مربی سلسلہ بھجوایا گیا جہاں اپنی ریٹائرمنٹ 1971ء تک وہ خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں وہ جرمنی میں مقیم رہے۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ (-) بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقت کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں، ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے، تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے، بلکہ تکلیف اور دکھ ہو گا۔ تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری (عبادتیں) اللہ ہی کے لئے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

دعا کے بغیر روحانیت حاصل نہیں ہو سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پھر دعا کے بغیر روحانیت بھی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ مذہب کی غرض پوری ہو سکتی ہے۔ دعا سوال بھی ہے اور عبادت بھی اگر قبول ہو جائے تو دعا ہے اگر قبول نہ ہو تو عبادت میں شمار ہو گی۔ اور چونکہ ہم ہر چیز کے محتاج ہیں اس لئے دعا کا قبول ہونا بھی چاہتے ہیں۔ لیکن حق یہی ہے کہ دعا قبول نہ ہونے والی قبول ہونے والی کی نسبت بہتر ہے۔ کیونکہ وہ عبادت میں شمار ہو گی اور خدا کی رضاء کی موجب ہو گی جو ہماری پیدائش کی اصل غرض ہے۔ اور عبادت بہرحال ہماری مسئول چیزوں سے بہتر ہے۔ سوائے اس دعا کے جو اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضاء کے لئے ہو۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگا کریں۔ دعا تو وہ چیز ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے (صاحب ایمان) اور کافر میں بھی تمیز نہیں رکھی۔ جس طرح اس کا

باقی صفحہ 7 پر

جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد افضل صاحب ابن حضرت ملک برکت علی صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے بائیں کولہے کا اپریشن 1988ء میں آکسفورڈ (یو۔ کے) میں ہوا تھا۔ جس میں خرابی ہو گئی اب 29۔ نومبر کو اسلام آباد میں شفا انٹرنیشنل ہسپتال میں دوبارہ اپریشن ہو گا۔ احباب سے موصوف کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی وولیمہ

○ مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی انچارج پولینڈ لکھتے ہیں۔

18- اکتوبر 97ء کو نن سپیٹ ہالینڈ سے ایمسٹرڈیم میں خاکسار کے بھانجے عزیزم مظفر حسین ابن مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب (قربان راہ مولا 1984ء) محراب پور سندھ کی بارات مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب کے گھر پہنچی۔ خاکسار نے عزیزم مظفر حسین صاحب کا نکاح عزیزہ امتہ القیوم باجوہ صاحب کے ساتھ مبلغ 7000 ڈچ گلڈرز حق مہر پر پڑھا اور دعا کروائی۔ اگلے روز 19- اکتوبر 97ء کو نن سپیٹ کے خوبصورت مشن ہاؤس کے وسیع لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثرت سے احباب جماعت ہالینڈ۔ جرمنی اور انگلینڈ سے رشتہ داروں نے شرکت کی نیز ڈچ مہمان بھی تشریف لائے۔

عزیزم مظفر حسین صاحب ہالینڈ کی جماعت Leeuwarden کے صدر بھی ہیں اور جماعتی کاموں میں خدمت کی توفیق پاتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بہت بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم ملک عرفان احمد صاحب اعوان کو اللہ تعالیٰ نے 10۔ اکتوبر 97ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام انوشکا تجویز ہوا ہے، نومولودہ مکرم ملک سعید احمد اعوان صاحب آف ڈیرہ غازی خاں کی پوتی اور مکرم مرزا عزیز احمد صاحب محمد نگر لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18 نبوت 1376 ھش 18 نومبر 1997ء

سچ کی عادت

جھوٹ کس امر میں بولا جاتا ہے۔ اور کیوں بولا جاتا ہے۔ یہ باتیں اگرچہ بڑی صراحت کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہے لیکن اکثر اوقات ان پر غور نہیں کیا جاتا۔ اور بعض اوقات تو یہ بھی نہیں سمجھا جاتا کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ جھوٹ ہے یا نہیں۔ ہوتا تو وہ جھوٹ ہے۔ لیکن ہم تاویلیں کرتے ہوئے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ جھوٹ نہیں۔ یا بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ تو بالکل بے ضرر جھوٹ ہے۔ اصل جھوٹ تو وہ ہے جس سے کسی کو ضرر پہنچے۔ ہم نے تو محض اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ بات کہی ہے۔ کسی کا نقصان نہیں کیا۔ بہر حال یہ بات قابل غور ہے کہ جھوٹ کب سے شروع ہوتا ہے اور کب تک چلتا ہے۔ اور جب ہم گہرائی میں جا کر سوچنے لگتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ زندگی کا کوئی ایسا حصہ نہیں یا کوئی ایسی منزل نہیں جس میں جھوٹ موجود نہ ہو۔ بچپن میں بچہ جھوٹ بولتا ہے اگرچہ وہ اس کی اہمیت کو تو نہیں سمجھتا لیکن اپنے بچاؤ کے لئے یا اپنے کسی دوست کے بچاؤ کے لئے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ پہلے ایک جھوٹ بولا پھر ایک اور جھوٹ بولا اور پھر جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی۔ بچہ تو جس وقت سے اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیلنے لگتا ہے اسی وقت سے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی جھوٹ بولے گا۔ اگر اسے روکا نہ جائے 'اگر اسے سمجھایا نہ جائے 'اگر یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئے 'تو جھوٹ اس کی عادت بن جائے گی۔ یہ بھی نہیں ہوتا کہ جھوٹ بولنے والا ہر بات جھوٹ ہی کہتا ہے وہ جھوٹ کو اپنی زندگی کی ایک ضرورت سمجھنے لگتا ہے اور اپنی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ بچہ سکول جاتا ہے اسے دیر ہو گئی۔ اب اسے پٹنے کا امکان ہے۔ وہ جھٹ سے یہ بات یوں بدل دیتا ہے کہ امی نے کسی کام بھیجا تھا کہ شائد استاد امی کا نام سن کر اسے کچھ نہ کہیں۔ اس نے جھوٹ بولا ہے وہ راستے میں کھیلتا رہا ہے۔ یا کسی اور وجہ سے اسے دیر ہوئی ہے۔

بڑوں کو دیکھئے بڑوں کی زندگیوں میں بھی جھوٹ کی ملاوٹ نظر آتی ہے۔ کاروبار میں' ملازمت میں' زمیندارہ میں' زندگی کا کوئی بھی پہلو کیوں نہ ہو۔ انسان غریب ہو تب بھی وہ جھوٹ بولنے کو زندگی ضرورت سمجھ سکتا ہے۔ امیر ہو تب بھی۔ اور پھر جھوٹ بولتا ہی چلا جاتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے ایک وقت میں لوگ اس بات کو پہچان جائیں کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ دوسروں کو پتہ ہی نہ لگے۔ ویسے دوسروں کو پتہ چلے یا نہ چلے اپنے آپ کو تو پتہ ہوتا ہے اور اپنے کردار کے کونے جو ہیں وہ کھرچ جانے لگتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ کردار مضبوط ہو وہ کمزور ہونے لگتا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو جھوٹ ہی ایک ایسی بات ہے جو ہمیں گناہ پر دلیری دیتا ہے۔ گناہ سرزد ہو جائے تو جھوٹ بول کر اسے چھپایا جاتا ہے اسی لئے ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب کسی شخص نے رسول کریم ﷺ کے سامنے اپنی بعض خامیوں کا ذکر کیا اور ان میں سے ایک خامی جھوٹ بھی تھی اور یہ پوچھنا چاہا کہ وہ ساری کی ساری خامیاں تو ایک ہی دفعہ دور نہیں کر سکتا آپ فرمائیں کہ کونسی خامی کو میں کوشش کر کے دور کر لوں تو آپ نے فرمایا کہ جھوٹ چھوڑ دو۔ اور آہستہ آہستہ اس کے نتیجہ میں اس کی سب خامیاں دور ہو گئیں۔ جب اس نے کوئی برا کام کرنا چاہا تو اسے خیال آیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا تو کیا میں انکار کر دوں گا۔ کیا میں جھوٹ بولوں گا۔ جھوٹ میں نے بولنا نہیں اور اپنی خامی یا اپنی برائی بتا کر شرمساری میں ڈوب جانا ہے۔ پس جھوٹ چھوڑنے سے آہستہ آہستہ اس کی ساری خامیاں دور ہو گئیں۔

جھوٹ چھوڑنا جو ہے اس کی عادت بچپن میں پڑنی چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ بچہ کیا کرتا ہے۔ کس طرح اپنی باتوں کو دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اسے اس بات کا یقین دلائیں کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ جھوٹ بول کر پٹائی سے بچ جائے گا۔ لیکن اس کے کردار کی پٹائی ضرور ہو گی۔ یعنی وہ مضبوط کردار کا آدمی نہیں بن سکے گا۔ اگر آپ بچپن میں ہی بچے کو یہ سمجھا دیں کہ سچ بول کر اگر سزا بھی لینی پڑے تو لے لینی چاہئے۔ دل کو اس سے تقویت پہنچتی ہے۔ انسان بڑے فخر سے کہہ سکتا ہے کہ میں نے سچ بولا اور مجھے سزا ملی۔ یہ بات کبھی فخر سے نہیں کہہ سکتا بلکہ فخر سے کیا وہ کسی کے سامنے کہہ ہی نہیں سکتا کہ میں جھوٹ بول کر چھوٹ گیا۔ اس وقت تو بے شک چھوٹ گیا لیکن اب اس پر لعن طعن ہو گی کہ جھوٹے انسان ہو' اس طرح کام کرتے ہو پہلے ایک برائی کا ارتکاب کرتے ہو پھر اس پر ایک اور برائی کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے یعنی جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔

پس شروع ہی سے بچے کو یہ بات سکھائیں۔ کہ سچ پر ملنے والی سزا بھی قابل فخر ہے۔ اور جھوٹ بول کر سزا سے بچ جانا قابل مذمت ہے۔ اور نہ صرف آہستہ آہستہ لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے بلکہ اس کا اپنا کردار اس قدر بھربھرا ہو جاتا ہے کہ ٹوٹ کر زمین پر آ گرتا ہے اس کا کردار قابل فخر رہتا ہی نہیں۔ قابل مذمت بن جاتا ہے۔

پس آیئے ہم مل جل کر کوشش کریں کہ بچپن ہی سے سچ کی عادت ڈالیں۔ بچوں کو اتنا دلیر کر دیں کہ وہ سچ بول کر سزا لینے کے لئے تیار ہو جائیں اور جھوٹ بول کر سزا سے بچنا انہیں مکروہ نظر آئے۔ اور پھر ہم اپنے متعلق بھی غور کریں ہماری زندگی کی کون کون سی ضرورت ایسی ہے جس کے پورا کرنے کے لئے ہمیں جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ آیئے ہم بھی اپنے دل کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں اور چاہے ضرورت کیسی ہی کیوں نہ ہو سچ بولیں اور جھوٹ کی لپیٹ میں نہ آئیں۔ آج کل تو دنیا میں بہت جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا۔

"آج کثرت کے ساتھ مشرقی قومیں جھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے" اور اسی سلسلے میں فرمایا کہ "دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھوٹ ہے جو ایک عام کمزوری ہی سے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔" ہم میں سے کون چاہے گا کہ اس سے کوئی چھوٹا سا گناہ بھی سرزد ہو۔ بڑے گناہوں کی تو بات ہی کیا ہے۔

پس اگر ہم یہ نہیں چاہتے اور یقیناً ہم نہیں چاہتے کہ ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو تو ہمیں جھوٹ کی بیخ کنی کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنے دل کو مضبوط بنانا چاہئے اور اپنے کردار کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنانے کے لئے اپنے آپ اس بات کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے کہ نتیجہ چاہے کچھ ہی ہو ہم نے سچ بولنا ہے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں اور ہمیں یقیناً ایسا کرنا چاہئے تو خدا تعالیٰ بھی ہماری مدد کرے گا۔ اور ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی جزا دے گا۔ اور جو کام خدا کے ہاں جزا کا حقدار بن سکے اس سے بہتر کون سا کام ہو سکتا ہے۔

پس سچ کو اپنی طاقت بنایئے اور بچپن ہی سے بچوں کو سچ کی طاقت کے ساتھ وابستہ کیجئے۔ انہیں ہر لمحہ اور ہر قدم پر یہ سمجھانے کی کوشش کی جائے کہ سچ کی بہت بڑی اہمیت ہے اور وہ ہمیشہ سچ بولیں۔

میں نے جو دل کی بات بتا دی' غلط کیا
چلمن تھی اِک ذرا سی' اٹھا دی' غلط کیا
چھوٹا سا اِک شرر مِرے دامن پہ آ گیا
پلّو سے میں نے اس کو ہوا دی' غلط کیا
میری طرف نہ اس نے اٹھائی نگاہ بھی
قالین میں نے رہ میں بچھا دی' غلط کیا

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

چوں چنیں فطرتِ بشر افتاد
زاں سہ گونہ صفت کہ کردم یاد

جب انسان کی فطرت ایسی ہے یعنی اس میں وہ تینوں صفات موجود ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے

آں حکیمش زِ لطف بے پایاں
حسبِ فطرت بداد ہم ساماں

تو اس حکیم نے بھی بے حد مہربانی کے ساتھ اسے اس کی فطرت کے موافق سامان عطا کئے

از پئے جہدِ خویش عقلش داد!
راہِ فکر و قیاس و خوض کشاد

جدوجہد کے لئے خدا نے اسے عقل بخشی۔ فکر قیاس اور غور کا راستہ کھول دیا۔

واز پئے کار باہمی امداد!
رحم در قلبِ یک دگر بنہاد

باہمی امداد کے لئے اس نے ایک دوسرے کے دل میں رحم رکھ دیا

از شعوب و قبائل و اقوام
کرد کارِ نظام و ربط تمام

برادریاں قبیلے اور قومیں بنا کر اس نے ایک نظام قائم کیا اور تعلقات مکمل کر دیئے

واز پئے حاجتِ فیوضِ خدا
کرد الہام را زِ رحم عطا

اور خدائی فیضان کی ضرورت کے لئے اپنے رحم سے الہام مرحمت فرمایا۔

تا رسد کارِ آدمی بکمال
تا میسّر شود ہمہ آمال

تاکہ آدمی کا کام اپنے کمال کو پہنچ جائے تاکہ ساری خواہشیں پوری ہو جائیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان اشعار میں اپنے کچھ پہلے اشعار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ایسی پیدا کی ہے کہ اس میں وہ تینوں صفات موجود ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اور ان صفات کی وجہ سے کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت مہربانی کے ساتھ تمام سامان اس کی فطرت کے موافق پیدا کئے ہیں تاکہ وہ ان کے مطابق کام کر سکے اور اپنی زندگی گذار سکے انسان کو عقل کی ضرورت ہے تاکہ وہ عقل سے کام لیتا ہوا اپنے مختلف امور سرانجام دے سکے اور ان کے لئے تگ و دو کر سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے عقل بخشی ہے کہ اس سے کام لے اور اپنے تمام کام نبٹائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تدبر کی توفیق دی ہے اور وہ مختلف باتوں کو ایک دوسرے سے موازنہ کرتے ہوئے قیاس کر سکتا ہے اور اس طرح اس نے اس کے لئے غور کا راستہ کھول دیا ہے۔ یہی وہ باتیں ہیں جن سے انسان ترقی کر سکتا ہے۔ وہ سوچتا ہے موازنہ کرتا ہے غور کرتا ہے اور آگے سے آگے اپنا قدم بڑھاتا ہے لیکن انسان چونکہ معاشرے میں رہتا ہے اس لئے اسے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ انسان ایک دوسرے سے امداد حاصل بھی کریں اور ان کی امداد کریں بھی۔ ایسا کرنے کے لئے جب تک دل میں رحم موجود نہ ہو ممکن نہیں ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں رحم کا مادہ رکھ دیا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں اور پھر نہ صرف اکیلا انسان۔ نہ یہ کہ تمام لوگ الگ الگ ہوں۔ بلکہ ان کی رشتہ داریاں' ان کے قبیلے اور ان کی قومیں بنا کر انہیں ایک نظام میں پرو دیا ہے۔ جب ہم کسی رشتہ دار کا ذکر کرتے ہیں یا کسی قبیلے کا ذکر کرتے ہیں یا اپنی قوم کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے دل میں محبت کا جذبہ ابھرتا ہے اور ہمارے آپس کے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہم پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ہمیں رشتہ داریاں عطا کیں۔ ہمیں قبیلے بنایا' اور ہمیں قومیں بنایا۔ ایک اور چیز جس کی انسان کو انتہائی ضرورت ہے وہ ہے خدا کا فضل و احسان۔ خدا کے فضل و احسان کے لئے اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ انسانوں سے گفتگو کرلے۔ چنانچہ وہ انسان سے گفتگو کرتا ہے۔ اور اسے الہام کہا جاسکتا ہے۔ ایسا کرنے ہی سے انسان کے تمام کام کمال کو پہنچ سکتے ہیں اور جو خواہش اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

پس ان اشعار میں حضرت صاحب نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہر قسم کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ ہماری ترقی کے جتنے ذرائع کی ہمیں ضرورت ہے وہ سب کے سب اس نے مہیا کئے ہیں اور ایسا ہونے کی وجہ سے انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف لگن پیدا ہونی چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے اس کے دل میں محبت کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے اور یہ جذبہ بڑھتے رہنا چاہئے۔

خدا کرے کہ ہم ان اشعار کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو صحیح خطوط پر استوار کر سکیں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق دے۔

ooo

مولانا عبدالباسط شاہد

قربانی کا مناسب اور ضروری ماحول

تحریک جدید کے نئے سال کی تقریب پر اس غیر معمولی سکیم کے پس منظر کے متعلق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت ثانی کے بعض ارشادات پیش کئے جا چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اس انقلابی پروگرام کے لئے مناسب ماحول پیدا کرنے اور جماعت کو اس غرض سے ذہنی طور پر مستعد کرنے کے لئے آپ نے فرمایا۔

"(ایک) ہفتہ کے اندر اندر ہر وہ شخص جس کی کسی سے لڑائی ہو چکی ہے۔ ہر وہ شخص جس کی کسی سے بول چال بند ہے وہ جائے اور اپنے بھائی سے معافی مانگ کر صلح کرلے اور اگر کوئی معاف نہیں کرتا تو اس سے لجاجت اور انکسار کے ساتھ معافی طلب کرے اور ہر قسم کا تذلل اس کے آگے اختیار کرے تاکہ اس کے دل میں رحم پیدا ہو اور وہ رنجش کو اپنے دل سے نکال دے اور ایسا ہو کہ جس وقت میں دوسرا اعلان (تحریک جدید کا اعلان۔ ناقل) کرنے کے لئے کھڑا ہوں اس وقت کوئی دو احمدی ایسے نہ ہوں جو آپس میں لڑے ہوئے ہوں اور کوئی دو احمدی ایسے نہ ہوں جن کی آپس میں بول چال بند ہو پس جاؤ اور اپنے دلوں کو صاف کرو۔ جاؤ اور اپنے بھائیوں سے معافی طلب کر کے متحد ہو جاؤ۔ جاؤ اور ہر تفرقہ اور شقاق کو اپنے اندر سے دور کر دو تب خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہاری مدد کے لئے اتریں گے۔ آسمانی فوجیں تمہارے دشمنوں سے لڑنے کے لئے نازل ہوں گی اور تمہارا دشمن خدا کا دشمن سمجھا جائے گا"۔

(الفضل 18 نومبر 34ء)

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اور اس پر عمل کرنے کا طریق سمجھاتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ

"لڑائی جھگڑے کو ختم کرنے اور صلح کرنے میں ابتدا وہ شخص کرے جو اپنے آپ کو سچا اور مظلوم سمجھتا ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔ جماعتوں کے سکرٹریوں کو چاہئے کہ وہ میرے اس خطبہ کے پہنچنے کے بعد اپنی اپنی جماعتوں کو اکٹھا کریں اور انہیں کہیں کہ..... (حضرت صاحب) کا حکم ہے کہ آج وہی شخص اس جنگ میں شامل ہو سکے گا جس کی اپنے بھائی سے رنجش اور لڑائی نہ ہو اور جو صلح کر کے اپنے بھائی سے متحد ہو چکا ہو اور جب میں قربانی کے لئے لوگوں کا انتخاب کروں گا تو میں ہر ایک شخص سے پوچھ لوں گا کہ کیا تمہارے دل میں کسی سے رنجش یا بغض تو نہیں ہے اور اگر مجھے معلوم ہوا کہ اس کے دل میں کسی شخص کے متعلق کینہ اور بغض موجود ہے تو میں اسے کہوں گا کہ تم "بنیان مرصوص" نہیں۔ تمہارا کندھا تمہارے بھائی کے کندھے سے ملا ہوا نہیں.... پس جاؤ مجھ کو تمہاری ضرورت نہیں"۔

(الفضل 18 نومبر 34ء)

اسی خطبہ میں آپ نے وقف کے لئے تیار رہنے اور اپنے چندوں کے بقایا جات کی مکمل ادائیگی کی طرف بھی جماعت کی توجہ مبذول کروائی۔ قربانی کے ماحول کو اور زیادہ نکھارنے کے لئے ان تین ضروری باتوں کے علاوہ آپ نے جماعت کو یہ تلقین بھی فرمائی کہ:۔

"کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ماحول ٹھیک ہو اور گردوپیش کے حالات موافق ہوں۔ اگر گردوپیش کے حالات موافق نہ ہوں تو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ان کے اندر نیکی کرنے کا مادہ بھی موجود ہوتا ہے اور جذبہ بھی مگر وہ ایسا ماحول نہیں پیدا کر سکتے جس کے ماتحت صحیح قربانی کر سکیں۔ پس ماحول کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔ میرے ایک بچہ نے ایک دفعہ ایک جائز امر کی خواہش کی تو میں نے اسے لکھا کہ یہ بے شک جائز ہے مگر تم یہ سمجھ لو کہ تم نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور تم نے دین کی خدمت کا کام کرنا ہے اور یہ امر تمہارے لئے اتنا بوجھ ہو جائے گا کہ تم دین کی خدمت کے رستہ میں اسے نبھا نہیں سکو گے اور یہ تمہارے رستہ میں مشکل پیدا کر دے گا"۔

نیکیوں سے محرومی کی وجہ یعنی مناسب ماحول کی عدم موجودگی کے نقصانات بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"..... یہ کہنا آسان ہے کہ ہمارا مال سلسلہ کا ہے مگر جب ہر شخص کو کچھ روپیہ کھانے پر کچھ لباس پر اور کچھ مکان کی حفاظت یا کرایہ پر۔ کچھ علاج پر خرچ کرنا پڑتا ہے اور پھر اس کے پاس کچھ نہیں بچتا تو پھر اس صورت میں اس کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ میرا سب مال حاضر ہے۔ اس قسم کی قربانی نہ قربانی پیش کرنے والے کو فائدہ دے سکتی ہے اور نہ سلسلہ کو ہی اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سلسلہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

قومی روزناموں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ چیف الیکشن کمشنر فخر عالم نے کہا ہے کہ ملک میں مخلوط طریق انتخابات اور لازمی ووٹ دینے کا نظام لاگو کیا جائے۔ اس کی تحتی سرخیاں ہیں ووٹرز کی عمر 18 سال مقرر کی جائے۔ قومی اسمبلی کی نشستوں میں ردوبدل کئے بغیر مردم شماری کے کام کو غیر سیاسی انداز میں مکمل کیا جائے گا۔ اوورسیز پاکستانیوں کو ووٹ کا حق ملنے سے خرابیاں پیدا ہوں گی۔ چیف الیکشن کمشنر کی میعاد بدنیتی سے تین سال رکھی گئی۔ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام بند پڑا ہے۔ 97ء کے انتخابات شفاف تھے۔ اپوزیشن تحقیقات کے لئے کمیشن قائم کرے۔ مدت پوری ہونے پر چیف الیکشن کمشنر کی سفارشات اسلام آباد سے ایک قومی روزنامے کے ایک نمائندہ خصوصی نے یہ رپورٹ پیش کی۔ چیف الیکشن کمشنر جسٹس سردار فخر عالم نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ ووٹنگ کی عمر 18 سال مقرر کی جائے۔ قومی اسمبلی کی نشستوں میں ردوبدل کئے بغیر مردم شماری کے کام کو غیر سیاسی انداز میں مکمل کیا جائے۔ انہوں نے اپوزیشن کی طرف سے الیکشن 97ء میں دھاندلی کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی انتخابی تاریخ میں اس سے زیادہ شفاف اور صاف ستھرے انتخابات کبھی نہیں ہوئے۔ انہوں نے اپوزیشن سے کہا کہ وہ اپنے طور پر الزامات کی تحقیقات کے لئے کمیشن قائم کرے اور اگر کوئی الزام حقیقت پر مبنی ہو تو الیکشن کمیشن کے پاس آئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیر کو اپنی آئینی معیاد پوری ہونے پر پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ چیف الیکشن کمشنر سردار فخر عالم منگل کو ریٹائر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس ادارے کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ اور میں مطمئن ہو کر جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں لازمی ووٹ دینے کے نظام کو رائج کیا جائے اس وقت دنیا کے 26 ملکوں میں یہ نظام رائج ہے۔ الیکشن کمشنر کے نہایت سینئر اور تجربہ کار افسران کی نگرانی میں اس سے پہلے اتنے شفاف اور ٹرانس پیرنٹ الیکشن نہیں ہوئے تھے۔ الیکشن میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی تھی اور سارا عمل مکمل طور پر شفاف تھا۔ جس میں امیدواروں کے ایجنٹوں نے ہر مرحلے میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کے بعد پنجاب میں پندرہ سرحد میں پانچ سندھ میں پانچ اور بلوچستان میں تین انتخابی ٹریبونل قائم کئے گئے۔ جہاں ایک سو ایک انتخابی عذر داریاں داخل کی گئیں۔ ان سے دو قومی اور پانچ صوبائی عذرداریوں کو نمٹا دیا گیا ہے۔ دھاندلی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ اپوزیشن اپنے الزامات کی تحقیقات کے لئے کمیشن قائم کرے۔ جس میں اعتزاز احسن۔ رضا ربانی۔ ایم۔ ڈی۔ خان۔ اور ملک حاکمین خان کو بھی شامل کیا جائے انہوں نے کہا کہ انتخابی ٹریبونلز میں ہائی کورٹ کے سینیئر ججوں کو شامل کیا گیا ہے۔ اگر اپوزیشن کو شکایات تھیں تو ٹریبونل سے رجوع کر سکتی تھی۔ افطاری کے وقت کچھ نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ رات دس بجے پہلا نتیجہ آیا تھا۔ صدر کو کسی نے غلط اطلاع دی تھی اس لئے انہوں نے ٹرن آؤٹ کے اعلان کے بارے میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1973ء کے آئین کے تحت مخلوط طریق انتخاب رائج ہونا چاہئے۔ ملکہ الزبتھ نے اپنے پارلیمنٹ کے خطاب میں بھی یہ بات کی تھی۔ حکومت کو اس پر توجہ دینی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن ہاؤس کی تعمیر بند ہے۔ ڈھائی کروڑ روپے اس پر خرچ ہو چکے ہیں ہم ایسا کنٹرول روم بنانا چاہتے تھے جہاں وزیراعظم اپوزیشن لیڈر سمیت تمام رہنما بیٹھ کر صورت حال کا خود مشاہدہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام بند پڑا ہے خالد انور صاحب نے اس وقت اپوزیشن کے وکیل کی حیثیت سے حکم امتناعی حاصل کیا تھا۔ لیکن اب وہ حکومت میں ہیں سپریم کورٹ کے آرڈر پر انتخابی فہرستوں پر نظرثانی کا کام نہیں ہو سکتا۔ حکومت نے ہماری سمری پر کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر کی عمر 21 سال سے کم ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری کے کام کو غیر سیاسی انداز میں مکمل ہونا چاہئے۔ اور یہ کام قومی اسمبلی کی نشستیں منجمد کر کے کیا جا سکتا ہے۔ جیسے بھارت نے کیا تھا۔ مردم شماری بہت حساس معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'اوورسیز پاکستانیوں کو ووٹ کا حق ملنے سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اس سے اوورسیز پاکستانی تقسیم ہو جائیں گے۔ چیف جسٹس الیکشن کمشنر کی میعاد بدنیتی سے تین سال رکھی گئی ہے اسے کم سے کم پانچ سال ہونا چاہئے۔ بھارت میں چیف الیکشن کمشنر کی مدت 6 سال مقرر ہے۔"

گذشتہ انتخابات کے شفاف اور ٹرانس پیرنٹ ہونے کے متعلق تو دو رائے ہو سکتی ہیں جیسا کہ ہیں بھی۔ حکومت کی رائے اور اپوزیشن کی رائے۔ لیکن جہاں تک انتخابات کے طریق کا تعلق ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ مخلوط طریق انتخاب ہونا چاہئے۔ اس معاملے میں دو رائے نہیں ہو سکتیں۔ اگر قوم کو ایک قوم بن کے رہنا ہے اور سب لوگوں کو بلاتمیز مذہب و مسلک آپس میں مل جل کر اس ملک کی ترقی کے لئے کام کرنا ہے تو مخلوط طریق انتخاب ہی بہتر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم اکثر سنتے ہیں متعدد لوگ موجودہ طریق انتخاب سے ناخوش ہیں اور وہ اس لئے ناخوش ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ انہیں ملک کے پورے دھارے سے الگ کر کے ایک چھوٹی سی الگ ندی بنا دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ چاہتے ہیں کہ ملک ایک ہو اور اس کی سالمیت کے لئے سب مل کر کوششیں کریں۔ جس سے اسے نہ صرف سالمیت حاصل ہو رہے گی بلکہ استحکام بھی ملے گا۔

یاد رفتگان

پیر افتخار الدین احمد راولپنڈی

اچھی مائیں

(محترمہ امۃ القیوم صاحبہ)

اپنی مائیں تو سب کو ہی اچھی لگتی ہیں مگر بعض مائیں ایسی ہوتی ہیں جو اپنی اچھائیوں کی وجہ سے سب کو ہی اچھی لگتی ہیں۔ ان کی اچھائیوں کو چاہے رشتوں کے تعلق میں دیکھیں چاہے جماعتی تعلق میں چاہے ہمسائیگی کے تعلق میں یا پھر اولاد و شوہر کے تعلق میں ہر جگہ ان کی اچھائیاں اپنے منہ سے بول رہی ہوتی ہیں۔ میری والدہ امۃ القیوم بھی ایک ایسی ہی ہستی تھیں جو 1962ء میں بعمر 60 سال اس وقت اللہ کو پیاری ہو گئیں جب ہم پانچ بھائی تو سکول میں پڑھتے تھے اور دو چھوٹی بہنیں ابھی سکول جانے کی عمر کو نہیں پہنچی تھیں۔ مجھ سے بڑا بھائی کم عمری میں ہی فوت ہو گیا تھا اور مجھے بچپن میں ٹائیفائیڈ ہوا جس سے میری بینائی وقتی طور پر چلی گئی ان دنوں کو یاد کر کے امی نے مجھے بتایا کہ "تمہاری بینائی تو گئی ہی تھی مجھے تو اپنی دنیا ہی اندھیر لگنے لگی تھی میرا یقین ہے یہ امی کی دعائیں ہی تھیں جن کو مولا کریم نے شرف قبولیت بخشتے ہوئے میری بینائی مجھے لوٹا دی۔

بچپن سے خدا تعالیٰ نے مجھے مشاہدہ کی نعمت سے نوازا ہے اور اپنی امی کی اچھائیوں کا مشاہدہ کرتے رہنے سے مجھے ان سے ایک ایسی محبت ہو گئی تھی جس میں ایک عقیدت کا رنگ جھلکتا تھا۔ میری طرح امی بھی اپنے سات بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھیں میری امی اپنی نانی اماں کے گھر میں ان کے ہر کام میں ان کی مددگار ہوتیں اپنے پانچ بھائیوں اور سب سے چھوٹی بہن کا ہر طرح خیال رکھتیں میری نانی اماں ہمیشہ کہا کرتیں قیوم نے ہمیں بڑے سکھ دیئے ایک طرح وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں اپنی اماں کی مشیر اعظم تھیں۔ میں نے جس کسی سے بھی امی کے بارے میں سنا یہی سنا کہ وہ بہت ہمدرد معاملہ فہم اور سوجھ بوجھ رکھنے والی تھیں اور ان کا مشورہ حد درجہ اخلاق میں ڈوبا اور بڑا ہی صائب مشورہ ہوتا۔ وہ حد درجہ سگھڑ تھیں۔ پردے کی حد درجہ پابند اور نیکی کرنے کو ہمیشہ ترساں رہتیں۔ مہمان نواز اس قدر کہ ہمارے ہاں آکر مہمانوں کو اپنے گھر کا سا احساس ہوتا۔ امی کی زندگی میں یہی دیکھا کہ ابو یا امی کسی کے بھائی کی بھی راولپنڈی ٹرانسفر ہوتی تو امی گھر کے آدھے کمرے ان کے استعمال میں دے دیتیں۔ ہمیں ہمسائے امی کے ماں جائے لگتے جو خاص چیز بھی گھر میں بنتی وہ ہمسایوں کے گھر ضرور بھجواتیں۔

ہم بچوں کو بچپن سے ہی کلام الٰہی پڑھانے کے لئے کسی اچھی استانی کا گھر میں انتظام ہوتا اور چلتے پھرتے نظر رکھتیں کہ ہم کلام الٰہی کو اس کی عظمت کے لحاظ سے پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ حلقہ کے عبادت سینٹر میں ہم بچوں کو بڑے اہتمام کے ساتھ بھجواتیں اور رات سونے سے پہلے ہمارے درمیان اس بارے میں مقابلہ کرواتیں کہ کس نے آج عبادت سینٹر میں سب سے زیادہ باجماعت عبادات ادا کی ہیں۔ اسی طرح ہمیں خود جمعہ پر لے کر جاتیں اور جماعت کے اکثر گھرانوں کے ساتھ ان کے تعلقات بالکل عزیز رشتہ داروں کی طرح تھے ہمارے گھر بھی جماعت کی خواتین امی سے اس طرح ملنے آتیں جیسے وہ ان کی سگی بہن ہوں۔

گھر میں ہر لمحہ خود کو مصروف رکھتیں ابو چونکہ کھانے کے بارے میں خاص ذوق رکھتے تھے اس لئے ان کی پسند کے مطابق بڑے اہتمام سے کھانا بناتیں اور کوئی نہ کوئی میٹھا ابو کی پسند کا ساتھ میں اکثر تیار کرتیں۔ سلائی کڑھائی کا چونکہ خاص شوق تھا اس لئے ہم بچوں و ابو کی سویٹریں ہر سیزن میں خود تیار کرتیں۔ اکثر ملنے والی خواتین ان کی بنائی ہوئی سویٹر کے ڈیزائن ضرور حاصل کرتیں۔ گھر میں خوش حالی کے باوجود پیسے کو بے دریغ استعمال نہ کرتی تھیں۔ گھر میں مختلف رنگ کی پوٹلیوں کا ایک ڈبہ رکھا ہوا تھا جس سے اکثر اپنے کپڑے رنگا کرتیں۔ گھر میں ہمیشہ نوکرانی کے ہوتے ہوئے ہم بچوں کے کپڑے خود دھونے میں کبھی عار محسوس نہ کیا۔ اکثر ہمارے سکول میں جا کر ہماری ٹیچرز سے ہمارے بارے میں رپورٹ لیتیں اور ہماری تسلی بخش رپورٹ ملنے پہ ہمیں شاباش دیتیں کہ تم نے آج میرے لئے فخر کے سامان کئے اور اس پر خدا کا بہت شکر ادا کرتیں۔ جن بچوں کو ہم اپنا دوست بناتے یا جن بچوں کے ساتھ کھیلتے ان کے گھروں میں جاتے امی ان کے گھر میں جا کر ضرور دیکھتیں کہ ان کے گھر کا ماحول کیسا ہے اور بعض اوقات مطمئن نہ ہو کر اس میں بعض بچوں کے ساتھ کھیلنے سے منع کر دیتیں۔ ہماری امی بہت صفائی پسند تھیں۔ ہمیشہ خود بھی صاف ستھری رہتیں اور ہم سب بہن بھائیوں کو بھی ہمیشہ صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرتیں۔ امی جان کو خاندان حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ بے پناہ پیار تھا۔

جلسہ سالانہ کے ایام سے بہت پہلے جلسے کی تیاری شروع کر دیتیں۔ جس گھر میں ہم نے ٹھہرنا ہوتا ان کے لئے بھی ضرور کچھ تحائف اور اشیاء گھر کی روزانہ ضرورت کے لئے لے کر جاتیں تاکہ میزبان کو مہمانوں کا رہنا زیادہ بوجھ نہ لگے۔ ہم بچوں کو ساتھ لے کر خاندان حضرت بانی سلسلہ کے اکثر گھرانوں میں ملنے جاتیں حضرت ام ناصر صاحبہ کے ساتھ بہت پیار تھا۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے اکثر افراد خانہ مری آتے جاتے ہمارے گھر کو رونق بخشتے جس کی وجہ سے امی حد درجہ خوشی محسوس کرتیں۔

امی گالی گلوچ اور فضول قسم کی باتوں کو بہت ناپسند کرتی تھیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے میرے بہت بچپن کا واقعہ ہے کہ ہمارے ہاں ایک بیوہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض احمد ملک۔ دوالمیال

مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ

(اہلیہ صوبیدار محمد خان دوالمیال)

ایک سادہ مگر دل میں احمدیت کا عشق رکھنے والی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عشق میں غرق ہونے والی۔ قادیان اور قادیان میں آنے والے امام کے گن گانے والی۔ آنمحترمہ احمدیت سے انس و محبت رکھنے والی دوالمیال گاؤں میں مانوبی عرف ماں جی کی دختر اختر اور حضرت مولوی کرمداد صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کے خاندان سے تعلق رکھنے والی تھیں یہ میری والدہ ہاجرہ بی بی تھیں۔

ضلع چکوال (سابقہ ضلع جہلم) کا علاقہ کہون جس میں دوالمیال گاؤں آباد ہے۔ یہاں علاقائی رواج اور روایات ایسی چل رہی ہیں کہ لوگ شرک کی مختلف انواع میں مبتلا ہیں۔ وہاں میری والدہ محترمہ کبھی شرک کے قریب بھی نہیں گئیں۔

آپ کو جسم میں کافی درد رہتے تھے۔ جوڑوں کے درد وغیرہ۔ اور کئی دفعہ عورتیں آپ کے پاس آتیں اور کہتیں کہ فلاں خانقاہ پر سلام مانو تو درد جاتے رہیں گے۔ لیکن آپ کا ایک ہی جواب ہوتا کہ میں خدا کو مانوں گی جو میری شہ رگ سے بھی قریب ہے اور وہی کارساز ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اس نے مجھے یہ بیماری دی ہے۔ وہی مجھے صحت بھی دے گا۔ اور کبھی بھی شرک کے نزدیک بھی نہیں گئیں۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ پتہ نہیں اور تو گناہ مجھ سے سرزد ہوتے رہے ہوں گے لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ماننے سے احمدیت کے حصار میں آنے سے میں شرک کے گناہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی۔ اس میں کچھ ہاتھ ان کی والدہ یعنی میری نانی اماں مانوبی عرف ماں جی صاحبہ اور زیادہ حصہ میرے والد محترم صوبیدار محمد خان کا ہے جو شرک کو ناپسند کرتے تھے۔ اور توکل الی اللہ کا ایک مجسمہ تھے اور ایک مخلص احمدی بے باک اور دلیر داعی الی اللہ گاؤں کے مشرق میں تالاب کے پاس آپ کی بیٹھک میں آپ ہمیشہ احمدیت کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے میں مصروف رہتے۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے سچے دل سے فدائی تھے۔ اور آپ کا تعلق حضرت حافظ شہباز صاحب (دوالمیال کے پہلے احمدی) کے خاندان سے تھا۔ میری والدہ صاحبہ ہمیشہ دوسرے چندوں کے ساتھ ساتھ ہر ہفتہ کچھ رقم علیحدہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے ایک ڈولی میں ڈال دیا کرتی تھیں اور پھر دسمبر میں وہ رقم ڈولی سے نکال کر جلسہ سالانہ کا کرایہ بنا کر جلسہ سالانہ پر قادیان اور پھر ربوہ جایا کرتی تھیں۔ مرکز میں حاضری دینے اور حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے آپ سارا سال بے تاب رہتی تھیں۔ آپ ایک ان پڑھ خاتون تھیں۔ لیکن جب بھی جلسہ سے واپس آتیں تو اپنے ساتھ چھوٹی چھوٹی کئی کتابیں لاتیں اور پھر اپنی بیٹی زینب بیگم کو وہ کتابیں دیتیں اور وہ انہیں پڑھ کر سناتیں اور وہ کتابیں سن کر ان کے دل میں احمدیت کا نور اور احمدیت کی محبت کی شعائیں ایک ماہتاب کی طرح نکلتی تھیں۔ اس طرح آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابیں اور سلسلہ کی دیگر کتب اپنی اولاد کو پڑھائیں اور خود بھی ان سے مستفید ہوئیں۔

آپ جمعہ کی عبادت احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ جمعہ والے دن دوسری لجنات کے ساتھ مل کر احمدیہ دارالذکر کی صفائی کرتیں اور لجنہ کے اجلاسوں میں باقاعدہ شرکت کرتیں۔ اور اپنی اولاد کو بھی احمدیت کی خدمت کرنے کی تلقین فرمایا کرتی تھیں۔

آپ نے تربیت اولاد ایک ان پڑھ ہوتے ہوئے بھی بہت احسن رنگ میں کی۔ اپنی اولاد کو کلام الٰہی کی تعلیم دلوائی۔ اور روزانہ تختی سے کلام الٰہی پڑھنے کے لئے باقاعدہ پابندی سے بھیجتیں۔ وقار عمل' خدمت خلق اور جماعت کی دوسری خدمات کے لئے اپنی اولاد کو تربیت دی اور ایک فعال رکن بنایا۔

آپ نے ہر رنگ میں ہر حال میں 'عسرو یسر میں اپنی اولاد کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ صبح سویرے اٹھ کر چکی میں آٹا پیسنا۔ پھر لسی بنانا۔ اور پھر صبح کی (عبادت) خود بھی ادا کرنی اور تمام گھر والوں کو اٹھانا اور (اللہ کے نام سے) کہہ کر اٹھانا۔ اور پھر (اللہ کے نام سے) کہہ کر ہر چیز مہیا کرنی اور یوں اللہ کے نام کی برکتوں کی بدولت ہمارا گھر اللہ کے فضلوں' برکتوں' نور' اجالا' تسکین اور خاص کر نور احمدیت کے ثمرات سے بھر گیا۔ قناعت پسند ایسی کہ ہمیں ہر رنگ میں زندگی بسر کرنے کے گر سکھادیئے۔ گھر میں جو کچھ ہے اس کو بہت جانا۔ فاقے آئے یا کسی چیز کی کمی ہوئی یا زیادتی ہر حال میں خدا کا شکر ادا کیا۔ سوالی کو حتی الوسع گھر سے خالی نہیں جانے دیا۔ جو کچھ بھی ہے ضرور اس کو دیا۔ شام کے وقت ایک یا دو روٹیاں اس وجہ سے پکاتی تھیں تاکہ سوالی کو دی جائیں اور کئی دفعہ کوئی مانگنے والا نہ آتا تو رات گئے تک انتظار کرتیں اور کئی دفعہ گلی میں جاکر اور کئی دفعہ ان کے گھر میں جاکر وہ روٹیاں ان کو پہنچاتیں۔

کھیتوں سے جب دانے گندم باجرہ وغیرہ آتے باقاعدہ اس میں سے غریبوں کا حصہ علیحدہ نکال کر باقی دانے اندر بھڑولے میں رکھا کرتیں۔ اور پھر وہ دانے حق داروں تک پہنچا کر آپ کو سکون ملتا۔ باجرہ صرف اس وجہ سے کچھ علیحدہ رکھ لیا جاتا کہ یہ پرندوں کا حصہ ہے اور صبح شام اپنے صحن میں اور کبھی کبھی اپنے چھتوں پر دانے پرندوں کے لئے بکھیرتیں۔ چڑیاں کوے لالڑیاں (مینا) اور دوسرے پرندے صبح شام چھتوں پر اور دیواروں پر اس غرض سے بیٹھتے اور خاص کر ایک مینا جس کی ایک ٹانگ ہوتی تھی۔ میری امی جان کو اس کا بہت انتظار ہوتا۔ چڑیاں' اور مینا آپ سے اسے مانوس تھے۔ کئی دفعہ آپ کے ہاتھوں پر بیٹھ کر دانا کھاتے تھے۔

کتے جو گلیوں میں ہوتے تھے ان کا خیال بھی باقاعدہ رکھا کرتی تھیں اور ان کے لئے صبح شام روٹی باقاعدہ پکائی جاتی تھی۔ اور میری والدہ کے یہ عجیب خیرات کے رنگ تھے۔ جو ان میں تھے۔ اور جو انہوں نے تربیت کے رنگ میں اپنی اولاد کو دیئے۔

محلے میں غریب اور سفید پوش عورتیں جو مانگ نہیں سکتی تھیں۔ ان کی ہر قسم امداد کرتیں اور دوسروں کے گھر جاکر ان کے لئے امداد اکٹھا کرتیں اور انہیں جاکر دیتیں اور ان کے کام کرتیں محلے میں ان گھروں کا کام کر آتیں جو بہت لاغر اور بہت بوڑھی عورتیں ہوتیں اور ان کی ہر قسم کی خدمت کر کے خدمت خلق کے جذبہ کو تسکین دیتیں۔

آپ اپنی سہیلیاں بنانے میں ایک کمال رکھتی تھیں یہ ان کی اعلیٰ اخلاق کی مثال ہے کہ جو بھی عورت آپ سے ایک دفعہ مل کر بیٹھ جاتی تو آپ کے اعلیٰ اخلاق اور آپ کی سادگی' آپ کی مہمان نوازی' آپ کی گفتگو سے بہت متاثر ہوتی۔ اور وہ آپ کی پکی سہیلی بن جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اپنی سہیلی کے لئے اپنے اندر' وفا' انس' محبت اور قربانی کا لازوال جذبہ رکھتی تھیں اور اپنی سہیلی کی خوشنودی کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتی تھیں۔ کسی کے دکھ اور تکلیف کو اپنا دکھ سمجھتی تھیں۔ اس لئے آپ کی سہیلیاں اور میری خالائیں تقریباً ہر ملحقہ گاؤں میں ہیں اور ان کے اخلاق بھی میری والدہ کے اخلاق سے متاثر ہو کر بالکل ان جیسے ہیں۔ میری والدہ ان سہیلیوں کے دکھ اور سکھ میں ہر حالت میں شریک ہوتیں۔ اس زمانے میں ذرائع حمل و نقل بہت کم تھے اور زیادہ تر آپ اپنی سہیلیوں کے دکھ اور سکھ میں شریک ہونے کے لئے پیدل جایا کرتی تھیں اور آخری عمر میں آپ کو ٹانگوں اور گھٹنوں میں درد بھی شدید ہونے شروع ہو گئے تو مجھے یاد ہے کہ آپ کا بیٹا غلام احمد ملک جو بہت ہی ہنس مکھ ہیں اور ہر بات میں ظرافت کا پہلو نکال لیتے ہیں تو وہ ان کو کہا کرتے تھے کہ امی جان آپ نے اپنی ٹانگوں کو سہیلیوں کے لئے چلا چلا کر عمر سے پہلے ان کی طاقت کو زائل کرایا ہے۔ یعنی بہت جلدی ان کی Runniing مکمل کر دی ہے اور والدہ صاحبہ ان کی باتیں سن کر بہت محظوظ ہوا کرتی تھیں اور مسکرایا کرتی تھیں۔ اور کہا کرتی تھیں کہ میرے دل میں جو دوسروں کے لئے درد ہے۔ انہیں محبت اور پیار سے دوسروں کے دکھ اور سکھ کو اپنا دکھ اور سکھ سمجھتی ہوں اس لئے میں کسی کو دکھی دیکھ کر رہ نہیں سکتی بلکہ چاہتی ہوں کہ اس کے دکھ درد میں شریک ہو جاؤں اور ان کے دکھ خود بانٹ لوں اور یہی انسانیت کی معراج کا نقطہ ہے۔

اپنے عزیزوں' رشتہ داروں کے لئے بھی بہت بڑھ کر انس و محبت تھا۔ اور ان سب کے ساتھ ایک والہانہ محبت تھی۔ کسی کو منہ پر جواب نہیں دیا ہر ایک کا لحاظ رکھا ہر ایک کی بات کو سنا اور نہایت صبر و تحمل سے ہر بات کو سینے میں سمو لیا۔

آپ ہمیں داغ مفارقت دے گئیں اور 24-7-82 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور جنت کا مکیں بنائے۔ (آمین)

OOO

بقیہ صفحہ 3

اس کے ان الفاظ کو کہ میرا سب مال حاضر ہے کیا کرے جبکہ سارے مال کے معنی صفر کے ہیں جس شخص کی آمد سو روپیہ اور خرچ بھی سو روپیہ ہے وہ اس قربانی سے سلسلہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ خرچ کو سو سے نوے پر نہیں لے آتا۔ تب بے شک اس کی قربانی کے معنی دس فیصدی قربانی کے ہوں گے.... پس ضروری ہے کہ قربانی کرنے سے پیشتر اس کے لئے ماحول پیدا کیا جائے۔ اس کے بغیر قربانی کا دعویٰ کرنا ایک نادانی کا دعویٰ ہے یا منافقت"

قربانی کا ماحول پیدا کرنے کے لئے روزمرہ کی زندگی سے ایک مثال پیش کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"..... سب سے اہم بات یہ ہے کہ قربانی کے لئے پہلے ماحول پیدا کیا جائے اور اس کے لئے ہمیں اپنے بیوی بچوں سے پوچھنا چاہئے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں گے یا نہیں؟ اگر وہ ہمارے ساتھ قربانی کے لئے تیار نہیں ہیں تو قربانی کی گنجائش بہت کم ہے مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کا بھی یہی حال ہے۔ جسم کو تکلیف پہنچانا کس طرح ہو سکتا ہے جب تک اس کے لئے عادت نہ ڈالی جائے۔ جو مائیں اپنے بچوں کو وقت پر نہیں جگاتیں۔ وقت پر پڑھنے کے لئے نہیں بھیجتیں۔ ان کے کھانے پینے میں ایسی احتیاط نہیں کرتیں کہ وہ آرام طلب اور عیاش نہ ہو جائیں۔ وہ قربانی کیا کر سکتی ہیں۔ عادتیں جو بچپن میں پیدا ہو جائیں وہ نہیں چھوٹتیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بہت بڑے ایمان سے دب جاتی ہیں مگر جب ایمان میں ذرہ بھی کمی آئے پھر عود کر آتی ہے۔ پس جانی قربانی بھی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ متحد نہ ہوں۔ جب تک مائیں متحد نہ ہوں گی تو وہ روز ایسے کام کریں گی جن سے بچوں میں سستی اور غفلت ہو۔ پس جب تک مناسب ماحول پیدا نہ ہو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا"۔

(الفضل 29 نومبر 34ء)

ماحول کی تیاری اور ذہنی مستعدی پیدا کرنے کے لئے ان سنہری اصولوں کو پیش فرمانے کے بعد آپ نے جو تحریک پیش فرمائی اس کی کامیابی اور نتائج کا ایک زمانہ گواہ ہے۔

OOO

خدا کی راہ میں خرچ کرنا اپنے آپ پر احسان کرنا ہے

O حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خطبہ بتاریخ 31-10-97 میں فرمایا۔

"انفاق کرو خدا کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے اپنے لئے بہتر ہے یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا کسی پر احسان نہیں سوائے اپنی ذات کے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق-سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد بھی مسترد

عراق نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد کو بھی مسترد کردیا ہے۔ اس قرارداد میں عراق پر مزید پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ یادرہے کہ اس سے قبل 1990ء سے عراق پر اقوام متحدہ کی طرف سے کئی پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ جو ابھی تک جاری ہیں۔ عراق نے تازہ پابندیوں کے باوجود اپنے ملک میں موجود امریکی باشندوں کو کہا ہے کہ وہ فوری طور پر ملک چھوڑ دیں۔ یہ لوگ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کے طور پر عراق میں آئے ہوئے تھے۔

عراق کے صدر صدام حسین کی صدارت میں انقلابی کمان کونسل کا اجلاس ہوا جس کے بعد کہا گیا کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں سے تبھی تعاون کیا جائے گا جب ان میں کوئی امریکی نہیں ہو گا۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے جو تازہ پابندیاں عائد کی ہیں ان کا مقصد عراق کو اس قسم کی کارروائی سے روکنا تھا۔ لیکن عراق نے اس کے باوجود اپنے موقف میں کسی قسم کی نرمی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد کے مطابق ان عراقی افسروں پر سفر کی پابندیاں عائد کی گئی ہیں جنہوں نے امریکہ کے افسران کو اقوام متحدہ کے ارکان کے طور پر کام کرنے سے روکا تھا۔ روس اور فرانس نے عراق کے خلاف طاقت کے استعمال کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ اس قرارداد کا مطلب یہ نہیں کہ عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی اجازت دے دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی فوجی کارروائی سے امن و سلامتی کو مزید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ اقوام متحدہ میں امریکی سفیر نے کہا کہ عراق کے صدر صدام حسین کو واضح پیغام دیا گیا۔ لیکن انہوں نے کوئی بات ماننے سے انکار کردیا۔

عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا کہ عراق کسی دباؤ میں نہیں آئے گا۔ انہوں نے سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد کو غیر منصفانہ قرار دیا۔

اس موقع پر عراق کے عوام کا مورال بہت بلند ہے اور انہوں نے اپنے صدر کے حق میں مظاہرے کئے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ایک بار پھر امریکہ سے دو دو ہاتھ کرنے کو تیار ہیں۔

○○○

یاسر عرفات کا اعلان

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے اعلان کیا ہے کہ وہ دو سال کے بعد آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا اعلان کردیں گے۔ انہوں نے کینیڈا کے وزیر خارجہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ تین سال قبل طے پانے والے معاہدے میں یہ کہا گیا تھا کہ پانچ سال کے بعد فلسطین کی آزاد ریاست کا قیام کیا جاسکے گا۔ اس معاہدے کو تین سال گذر گئے ہیں۔ للٰذا اب دو سال کے بعد وہ فلسطین کی آزاد ریاست کے قیام کا اعلان کردیں گے۔

○○○

روسی وزیر خارجہ کی ملاقاتیں

روس کے وزیر خارجہ مسٹر پرائما کوف نے ترکی اور جاپان کے وزرائے خارجہ سے ملاقات میں کہا ہے کہ 2000ء تک مشترکہ اقتصادی سرگرمیاں اور امن سمجھوتے کے قیام کا اعلان کردیا جائے گا تاکہ دوسری جنگ عظیم کی تلخیوں کو ختم کیا جاسکے۔

○○○

امن فارمولے پر افغان دھڑوں کا اتفاق؟

افغانستان کی خانہ جنگی کو سات سال ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل 11 سال تک انہی افغان گروپوں نے روس کے خلاف چھاپہ مار جنگ لڑی تھی۔ گویا کہ لگ بھگ 18 سال سے افغانستان بدامنی کا شکار ہے۔ لیکن یہاں جب بھی امن کی بات چلی ہے۔ معاہدے ہوئے ہیں۔ امن قائم کرنے کے وعدے وعید ہوتے رہے ہیں۔ مگر کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ ایسی صورت حال میں جب اخباروں میں یہ سرخی پڑھنے کو ملے کہ افغانستان کے متحارب دھڑے کسی امن فارمولے پر متفق ہو گئے ہیں تو اس خبر کی صداقت پر یقین نہیں آتا۔

تاہم اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کے نمائندے ابراہیم بکر کا یہ دعویٰ ہے کہ افغانستان میں تمام متحارب دھڑوں نے اس تنظیم کا امن فارمولا قبول کرتے ہوئے جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ او آئی سی کے سیکرٹری جنرل نے افغانستان سے اسلام آباد پہنچنے پر بتایا ہے کہ انہوں نے طالبان اور شمالی اتحاد سے تفصیلی مذاکرات کئے ہیں۔ جن کے نتیجے میں یہ طے پایا ہے کہ او آئی سی اور اقوام متحدہ کے مبصرین کی ایک مشترکہ ٹیم اس امن معاہدے کے اطلاق جائزہ لے گی۔ اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں اسلامی ممالک ملائیشیا' بنگلہ دیش اور سینیگال کے دستے افغانستان میں تعینات کئے جائیں گے۔ مزید تفصیلات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ اور او آئی سی اسی سال دسمبر میں تمام متحارب گروپوں کی جدہ میں ایک کانفرنس بلائے گی اور اس میں کسی بیرونی مداخلت کے بغیر اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کیا جائے گا۔ اور تمام متحارب گروپوں کی نمائندہ حکومت تشکیل دینے کا فارمولا ڈھونڈا جائے گا۔ ایک شوریٰ کونسل تشکیل دی جائے گی جو ملک میں عام انتخابات کروائے گی۔

○○○

یاسر عرفات کی جانشینی کا مسئلہ؟

فلسطین کے تاریخ ساز اور افسانوی شہرت کے حامل لیڈر یاسر عرفات کی بیماری کی خبریں ذرائع ابلاغ سے نشر ہوئی ہیں اگرچہ یاسر عرفات اس کی تردید کرچکے ہیں لیکن ان کی بیماری کے پیش نظر ان کا جانشین ڈھونڈنے کی کوشش شروع کر دی گئی ہیں۔ فلسطینی سیکیورٹی سروسز کے سربراہ ان دنوں یاسر عرفات کے جانشین کی تلاش کی کوششوں میں سرگرم ہیں۔ لندن سے شائع ہونے والے عربی زبان کے اخبار الحیات نے بتایا ہے کہ خبروں کے مطابق یاسر عرفات بیمار ہیں اور امور مملکت صحیح طرح انجام نہیں دے سکتے۔ اخبار کے مطابق فلسطینی صدر نے اس وقت تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں اور یہ امکان نہیں ہے کہ کوئی ان کا جانشین بن سکے۔ اگرچہ فلسطینی حکام بار بار یاسر عرفات کی بیماری کی خبروں کی تردید کر چکے ہیں۔ یہ خبریں اس وقت پھیلنی شروع ہوئیں جب چند روز قبل انہیں بعض تقاریب میں تھکا ہوا دیکھا گیا۔ ان کی ٹانگیں ہاتھ اور نچلا ہونٹ کانپ رہے تھے۔ ڈاکٹروں کے خیال میں ان کی بیماری پارکنسن ازم ہے۔

اخبارات الحیات کے مطابق یاسر عرفات کی جانشینی کے مسئلے پر فلسطینیوں کے درمیان سنگین اختلافات بھی سر اٹھا سکتے ہیں۔ اور اس مسئلے پر سیاسی جنگ بھی چھڑ سکتی ہے۔ جن لوگوں کے نام ممکنہ جانشین کے طور پر لئے جارہے ہیں ان میں جبریل رجب' محمود احمن' موسیٰ' عرفات' صائب عاجز اور غازی جبالی کے نام سرفہرست ہیں۔ یہ رہنما اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر صف بندی میں مصروف ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

ملازمہ تھی اس کی ایک بیٹی جو ہماری ہی ہم عمر تھی اس کے ساتھ ہی رہتی تھی ایک رات ہمارے ہمسائے میں ہماری کوٹھی سے چند گھر دور محلے میں ایک شادی تھی اس دن امی کی طبیعت ناساز تھی انہوں نے ہم بچوں کو گھر کی ملازمہ کے ساتھ اس شادی پہ بھیج دیا۔ ملازمہ نے جاتے ہوئے اپنی بیٹی کو بھی ساتھ لے لیا مجھے یہ کچھ اچھا نہیں لگا اور راستہ میں جاتے ہوئے میں نے اس کی لڑکی کو نادانی میں کہہ دیا "گھوڑے دی بچی تو کیوں ہمارے ساتھ آئی ہے" ملازمہ کی لڑکی نے میرا یہ کہا اپنی ماں سے کہہ دیا۔ اس پر ملازمہ نے مجھے کہا کہ وہ گھر جاکر امی سے میری شکایت لگائے گی۔ شادی سے واپسی پر میں ملازمہ کی شکایت کے ڈر سے اپنی دادی جان کے پاس جاکر سو گیا کیونکہ میں امی کا سامنا کرنے سے خوفزدہ تھا۔ اگلا دن چھٹی کا تھا اور میں ناشتہ کرنے نہیں جارہا تھا کہ وہاں مجھے امی کی طرف سے رات والے واقعہ کی وجہ سے سرزنش کا خوف تھا۔ آخر میری دادی جان نے مجھے حوصلہ دیا کہ میں ناشتہ کرنے جاؤں اور وہ امی کو سمجھا دیتی ہیں کہ وہ مجھے کچھ نہ کہیں اور آخر دادی جان کے بہت حوصلہ دینے پر میں ناشتہ کرنے چلا گیا۔ میں ناشتہ کرنے بیٹھا تو میں نے دیکھا امی جاکر دروازے میں کھڑی ہو گئیں اب میں اس خیال سے ناشتہ میں دیر کرنے لگا کہ امی دروازے سے ہٹیں تو میں راہ فرار اختیار کروں۔ مگر امی صبر سے دروازے پر کھڑی میرے ناشتے کے ختم ہونے کا انتظار کرتی رہیں اور آخر مجھے ہی ناشتہ ختم کرکے دروازہ کی طرف بڑھنا پڑا۔ امی نے دروازے کی چٹخنی چڑھا دی اور وہ مجھے گھسیٹتی ہوئی سٹور میں لے گئیں جہاں انہوں نے پہلے سے درخت کی چھڑی میری مرمت کے واسطے تیار رکھی ہوئی تھی۔ وہ مجھے مارتے ہوئے روتی جاتی تھیں اور کہتی جاتی تھیں کہ تمہیں اس بات پر تکبر ہے کہ تم کسی امیر گھرانے میں پیدا ہو گئے اور وہ یتیم بچی کسی غریب کے گھر میں پیدا ہو گئی تاکہ تم اسے گھوڑے دی بچی کہہ سکو۔ کیا تم نے اللہ میاں سے ٹھیکہ لیا ہوا تھا کہ تم ہمارے گھر پیدا ہوتے۔ سوچو اگر تم اس ملازمہ کی بچی کی بجائے اس کے گھر پیدا ہوئے ہوتے اور وہ بچی ہمارے گھر پیدا ہو جاتی اور وہ رات تمہیں وہی کچھ کہتی جو تم نے اس سے کہا ہے تو بولو تمہیں یہ سب کیا محسوس ہوتا۔ میں آج بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو مجھے امی کی اس مار سے زیادہ اپنی امی کے اس دکھ کا احساس ہے کہ امی کو میرے اس فعل سے کس قدر تکلیف پہنچی تھی۔ میں نے امی سے بہت معافیاں مانگیں کہ ایک بار وہ مجھے معاف کردیں میں آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گا۔ مگر امی نے میری معافی اس صورت میں قبول کی جب میں نے پہلے ملازمہ اور اس کی بچی سے معافی نہ مانگ لی۔ اس دن کے بعد تو مجھے ہمیشہ کے لئے ایک ایسا سبق مل گیا جو پھر میں ساری زندگی کبھی بھلا نہیں سکا۔ اس دن کے بعد جب کبھی مجھے کوئی قابل رحم بندہ نظر آیا جو فقیر' اندھا لولا لنگڑا' اپاہج یا بدصورت تھا میں مولا کریم کا شکر ادا کرتا آیا ہوں کہ اس نے مجھے ان کی طرح پیدا نہیں کیا ایسے تمام وقتوں میں مجھے اپنی امی جان بہت یاد آیا کرتی ہیں کہ میری امی کتنی اچھی تھیں جنہوں نے مجھے اتنا اچھا سبق دیا۔ اچھی مائیں زندہ باد۔

○○○

تحریک جدید کے سال نو کیلئے
اولین وقت پر وعدہ پیش کیجئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا ارشاد ہے۔

"جو دوست وعدہ لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کررہے ہیں وہ اس طرح کہ (دین حق) نے ہمیں بتایا ہے اللہ تعالیٰ (صاحب ایمان) کی نیت پر ثواب دیتا ہے"۔

یہ ارشاد نہ صرف افراد بلکہ جماعتوں کے لئے بھی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ کہ اولین موقعہ پر وعدوں کے حصول اور انہیں مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 18- نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-30 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
3-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 سپورٹس کبڈی میچ طاہر بلاک- بمقابلہ رحمت بلاک-
8-00 اردو کلاس-
9-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے-
10-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
12-00 پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 طبی معاملات- انتقال خون پروگرام نمبر2- مہمان-ڈاکٹر اکرم وقار صاحب- میزبان ڈاکٹر سہیل احمد-
4-30 پیش خبریاں از داؤد-اے-منور-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام- خطبہ (24-3-95)-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب
10-00 نارویجیئن پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

بدھ 19-نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن پروگرام
1-00 اردو کلاس-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 طبی معاملات- انتقال خون- (پروگرام نمبر2) مہمان-ڈاکٹر اکرم وقار صاحب- میزبان ڈاکٹر سہیل احمد-
8-00 اردو کلاس-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 سواحیلی پروگرام-
12-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
1-30 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سیرت رفقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
7-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-35 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

جمعرات-20-نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 المائدہ-دودھ والا مرغ-
2-45 درس کلام الٰہی کلاس-
3-00 ترکی زبان سیکھئے-
4-30 عربی پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ہورائزن- مجلس عرفان- (25-6-97)ٹورانٹو-
8-00 اردو کلاس-
9-00 ترکی زبان سیکھئے-
9-30 عربی پروگرام-قصیدہ- نظم-
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ (8-3-96)-
1-00 المائدہ-دودھ والا مرغ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت (حصہ 12)
4-30 دین حق کی تاریخ کا ایک ورق-از بی-اے-رفیق-
5-05 تلاوت-حدیث-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 روسی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ امت اللہ جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دل کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ کراچی یونیورسٹی نے B.A/ B.S.c آنرز اور B- فارمیسی پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ فارم 200 روپے کے عوض ڈان 12- نومبر میں دیئے گئے نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخوں سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29- نومبر 97ء ہے۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمیسٹریشن (I B A) کراچی نے مندرجہ ذیل دو پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ (1)B B A (2) M B A دونوں میں داخلہ مینجمنٹ انفارمیشن سائنسز (M I S) گروپ میں ہوگا۔ B B A میں داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ اور M B A میں بیچلرز ہے۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم ادارہ سے اور لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ راولپنڈی اور کوئٹہ میں واقع A N Z بینک کی شاخوں سے 600 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29- نومبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

رزق سب کے لئے ہے اسی طرح اس کے حضور دعا بھی سب کے لئے ہے۔ ہاں (صاحب ایمان) کی دعا وہ زیادہ سنتا ہے۔ جس طرح (صاحب ایمان) اگر چاہے اور کوشش کرے تو دنیاوی عزت بھی (صاحب ایمان) کو ہی زیادہ ملتی ہے جیسے صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی عزت بھی عطا کی۔

(از خطبہ 17 دسمبر 1926ء)

○ مکرم عبدالسمیع صاحب نون کا جو مضمون گذشتہ دنوں اشاعت پذیر ہوا ہے اس میں ان کے خیال کے مطابق "قطع و برید" درست طور پر نہیں ہوئی۔ قارئین کرام انہیں مورد الزام نہ جانیں۔ (ادارہ)

تقویٰ کا آغاز

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بتاریخ 97-10-31 میں فرمایا۔

"تقویٰ کا آغاز سمع وطاعت سے شروع ہوتا ہے"

امام وقت کی آواز سننے اور اس کی تعمیل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا ایک ایمان دار کا شیوہ ہوتا ہے۔ اس لئے تحریک جدید کے بارے میں حضرت صاحب نے جس معیار کی اور جس سبقت کے جذبہ کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ اسے سمع وطاعت کے جذبہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے کہ تقویٰ کا یہی اقتضا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

زیارت مرکز واقفین نو میر ابھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر

○ مورخہ 19 ستمبر بروز جمعہ میر ابھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر کا ایک وفد واقفین نو مکرم منیر احمد صاحب چوہان سیکرٹری وقف نو ضلع، مکرم خواجہ محمد رمضان صاحب نائب امیر ضلع مکرم ظفر احمد جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو میر ابھڑ کا کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 40 بچے اور 15 خواتین و احباب شامل تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا مرکز سلسلہ میں قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں آئمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی اس کے بعد بیت المبارک بیت الاقصیٰ دفاتر صدر انجمن احمدیہ دارالضیافت نمائش صد سالہ جوبلی اور بیوت الحمد کا دورہ کیا۔ وفد نے خلافت لائبریری کا تفصیلی دورہ کیا۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان کی نمائندہ مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (نائب صدر) سے بچوں اور خواتین نے ملاقات کی۔

آپ نے بچوں اور خواتین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ وفد نے دفتر وکالت وقف نو کا دورہ بھی کیا جہاں بچوں کا انفرادی جائزہ لیا گیا اور توجہ طلب امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس پروگرام کی تیاری میں محمد اعظم فاروقی صاحب معلم وقف جدید نے بھرپور محنت سے کام لیا۔ وکالت کی طرف سے مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے ڈیوٹی سرانجام دی۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ عدلیہ کے سامنے پیش ہو رہے ہیں اور ان کے لئے اس سے اچھا موقع نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ عدلیہ کے سامنے اپنا کیس پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنا کیس عوام کی عدالت میں بھی پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا اوپر کی سطح میں کرپشن ختم ہو گئی ہے۔ اقدامات کے اثرات جلد آئیں گے۔ دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے قانون بنایا جس سے دہشت گردی ختم ہو گئی۔ وزیراعظم نے ملتان ڈویژن کے ارکان اور عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خدا اور خلق خدا کے سامنے جوابدہ ہوں یہی میرا دفاع اور میرا کیس ہے۔ کارکن اللہ سے دعا کریں۔ اسلامی روایات کے مطابق عدلیہ کا احترام کرتا ہوں۔ عدالت میں ملک کی ترقی اور نظام کی بات کروں گا۔ عوام کا مقدمہ لے کر عدالت میں جاؤں گا۔ ہم نے ہارس ٹریڈنگ اور کرپشن ختم کی ہے۔ ملک کے اقتصادی حالات بہتر بنائے یہ باتیں بھی عدالت میں کروں گا۔

○ آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر وزیراعظم محمد نواز شریف قومی اسمبلی کے ہال سے براہ راست ریڈیو ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کریں گے۔ وزیراعظم اپنے خطاب میں عدلیہ کے متعلق اپنے اور حکومت کے موقف سے قوم کو آگاہ کریں گے۔

○ ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ یہ بھی امکان ہے کہ عدالت عظمی معافی کی درخواست قبول کرے اور حالات معمول پر آجائیں۔

○ وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ یہ ہفتہ نازک ترین ہو گا۔ چاروں بڑے ملک کو "بھاری جنگ" سے بچائیں۔ سیاسی گڑھ اور مسترد شدہ سیاست دان ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ صدر سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مداخلت کر کے عدلیہ حکومت تنازعے کو ٹھنڈا کریں۔ صدر نے مداخلت نہ کی تو نہ ختم ہونے والی خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

○ نواب زادہ نصراللہ خان کی طرف سے بلائی گئی کل جماعتی قومی مفادات کانفرنس کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ تبدیلی ضرور آئے گی۔ عدلیہ کے خلاف ہر حکومتی اقدام کی مزاحمت کریں گے۔ حکومت عدلیہ کی آزادی سلب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جسے صرف 15 فیصد مینڈیٹ حاصل ہے۔ اسے عوام کی نمائندہ نہیں کہا جا سکتا۔ کانفرنس کی صدارت نواب زادہ نصراللہ خان کی اور کہا کہ آج ملک شدید ترین آئینی و معاشی بحران سے دو چار ہے۔ غربت اور مہنگائی بدامنی ہر چیز نے ملک کو جکڑ رکھا ہے۔ اگر چیف جسٹس آمریت کا مقابلہ نہ کرتے تو ملک خانہ جنگی کا شکار ہو جاتا۔ کانفرنس سے نوابزادہ نصراللہ خان کے علاوہ مولانا سمیع الحق افتخار گیلانی۔ امین فہیم اور منظور وٹو نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ چیف جسٹس میدان میں نہ آتے تو حکمرانوں نے ہمارے کپڑے بھی اتار لینے تھے۔

○ آئینی ماہرین نے کہا ہے کہ آرٹیکل 63 کے تحت توہین عدالت پر سزا پانے والا رکن پارلیمنٹ نااہل ہو جائے گا۔ توہین عدالت کے مرتکب کو 6 ماہ قید یا پانچ ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو گئیں۔ غیر مشروط معافی مانگنے پر عدالت کا رویہ نرم ہو سکتا ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ میڈیلین البرائٹ ایک روز تاخیر سے پاکستان پہنچیں گی۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے نو منتخب صدر عابد حسن منٹو نے کہا ہے کہ ہم آئین کے ساتھ ہیں برادری ازم کے بت توڑیں گے۔ حکومت کی عدلیہ سے محاذ آرائی ہے۔ وکلاء نے میرے مدمقابل مسلم لیگی امیدوار کو شکست دی ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے رہنما نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ ان کے خلاف وفاقی حکومت سے دو کروڑ روپے لینے، بلیک میل کرنے اور گیس کمپنی کے ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ الزامات ثابت کریں۔ میں اور میرا پورا خاندان سیاست چھوڑ دے گا۔

○ موجودہ حالات میں وزیراعظم کی ایڈوائس پر قومی اسمبلی کی تحلیل کو روکنے کے لئے عدالت عظمی میں ایک رٹ دائر کر دی گئی ہے۔ جس میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ آرٹیکل 58 کے تحت وزیراعظم کے اختیارات کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ اور صدر کو ایڈوائس پر عمل درآمد نہ کرنے کا پابند کیا جائے۔

○ ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی چوہدری جعفر نے کہا ہے کہ صدر نظام بچانے کے لئے فوری مداخلت کریں۔ حالات کیسے بھی ہوں۔ وزیراعظم اسمبلی نہیں توڑیں گے۔ ہم اسمبلیوں کے تحفظ اور بقاء کے لئے جنگ لڑنے کے لئے اقتدار میں آئے ہیں۔ صدر چاہیں تو حالات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں۔

○ آزاد کشمیر حکومت خطرہ میں ہے۔ کئی وزراء نے بیرسٹر سلطان محمود کی وزارت عظمی کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔

○ عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ امریکہ حملہ کرنے والا ہے قوم مقابلہ کے لئے تیار ہے۔

○ روسی پارلیمنٹ نے قرارداد منظور کی ہے کہ خلیج میں تنازعہ کا ذمہ دار امریکہ ہے دھمکیوں اور علاقے میں بحری قوت بھیج کر معاملہ بگاڑ دیا گیا ہے۔

○ مطبوعہ اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ 9 سالوں کے دوران بھارتی فورسز نے تحریک حریت کشمیر کو دبانے کے لئے 56323 کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے جبکہ مئی 88ء سے اکتوبر 97ء تک پندرہ ہزار کشمیری خواتین کی آبروریزی کی گئی 26 ہزار افراد کو غائب کیا گیا۔ 90 ہزار سے زائد کشمیری قید میں ہیں۔ ماہانہ اوسط کے مطابق 499 کشمیری شہید ہوتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 30 فیصد اضافہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران بھاری مینڈیٹ کے بوجھ تلے دب گئے ہیں۔ حکمران ہمارے خلاف کرپشن کے مقدمات عدالتوں میں لائیں ہم پیروی کریں گے۔

○ ہنجرال کے علاقہ میں 4 ڈاکو گن پوائنٹ پر 13 لاکھ چھین کر فرار ہو گئے۔ مدنی کالونی میں گن پوائنٹ پر اہل خانہ کو ڈاکوؤں نے یرغمال بنا کر نقدی۔ طلائی زیورات اور پرائز بانڈ چھین لئے۔ گوالمنڈی سے ایک شخص سے 26۔ ہزار روپے چھین لئے گئے۔

○ روس ایران سے ایٹمی تعاون بڑھانے پر راضی ہو گیا ہے فرانس اور ملائیشیا بھی منصوبے میں شریک ہیں روس نے کہا ہے کہ امریکی دباؤ کے باوجود تعاون کرتے رہیں گے۔

○ امریکہ عراق کشیدگی کے باعث ترکی کے ہوائی اڈے سے امریکی جیٹ لڑاکا طیاروں کی عراقی فضا میں پروازیں بڑھادی گئی ہیں۔ امریکہ کی فضائیہ کو ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ ترکی کے ہوائی اڈے پر امریکی جہازوں کو تیل کی فراہمی بند کرنے کے لئے ترکی کے ٹرک عراق میں روک لئے گئے ہیں۔

○ آسٹریلیا کی حکومت نے عراق کی حکومت کے خلاف فوجی کارروائی کی مخالفت کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ آسٹریلیا خلیج میں فوج نہیں بھیجے گا۔ آسٹریلوی وزیر خارجہ نے ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ عوام کی خواہش ہے کہ اس مسئلے کا سفارتی حل تلاش کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا اس صورت میں فوجی کارروائی کی حمایت کریں گے۔ صدام کی حکومت جابر حکومت ہے۔ جس نے عالمی رائے عامہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔

○ امریکہ برطانیہ اور کویت نے مشترکہ جنگیں مشقیں شروع کر دی ہیں۔ مشقیں عراق کی سرحد پر کی جا رہی ہیں۔

○ شام کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ امریکہ نے حملہ کیا تو عرب ممالک عراق کا ساتھ دیں گے۔

○ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین جیسے لوگ زہریلی گیس، بریف کیس بموں سے دہشت زدہ کر سکتے ہیں۔ عالمی رہنما صدر صدام کے خلاف ہیں۔ تمام ممالک کیمیائی ہتھیاروں کے غلط ہاتھوں میں جانے سے روکنے کے لئے بھرپور اقدامات کریں۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائیت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7562408

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب گجراتی چندہ الفضل کی وصولی اور الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ضلع بہاولپور و ضلع بہاولنگر کے دورہ پر آرہے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) چندہ الفضل کی وصولی اور الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ضلع اسلام آباد و ضلع راولپنڈی کے دورہ پر آرہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 6-A گیلری 4 ریجنسی سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

خوشخبری
ریڈی میڈ ملبوسات کی مخصوص ورائٹی پر
سالانہ کلیئرنس سیل شروع ہو چکی ہے
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212039